مرضی کرتا ہے، چنانچہ نتیجہ اس جان لیوا سانحے کی صورت میں نکلتا ہے جو بدقسمتی سے منٰی میں پیش آیا۔

اب ہم منٰی چلتے ہیں جہاں سے ہمارے ایک دوست فردوس جمال صاحب نے ہمیں یہ پیغام بھیجا ہے۔اسے پڑھ کر آپ کو صورت حال سمجھ آجائے گی۔

میں اس وقت منٰی میں موجود ہوں۔سعودی وقت کے مطابق رات کے دس بج کر بیس منٹ ہو چکے ہیں۔ یہاں کی خیمہ بستیوں میں گو معمول کی سرگرمیاں ہیں تاہم صبح کے دلدوز اور افسوسناک حادثہ کے باعث حاجیوں کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہے۔دکھ، پریشانی اور کسی حد تک خوف کے آثار ان پر نمایاں نظر آتے ہیں۔وہ سکون جو میں نے آج سے پہلے کئی بار منٰی میں دیکھا تھا وہ کہیں نظر نہیں آرہا۔ہلکی سی آہٹ یا تھوڑی سی ہلچل سے حجاج کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔شاید یہ صبح کے سانحے کا وقتی اثر ہے۔اس سانحے کے تھوڑی دیر بعد ہی سوشل میڈیا میں جہاں بہت سارے لوگوں نے اس واقعہ پر دکھ، افسوس، دعا اور مغفرت کا اظہار کیا وہاں کچھ عاقبت نااندیش لوگ اس سانحے کو سعودی عرب کے ساتھ اپنی دیرینہ اور نظریاتی دشمنی نبھانے کیلئے بطور ہتھیار استعمال کرنے لگے۔ یہ بہت کم ظرف اور نہایت جلد باز لوگ تھے، ورنہ ایسے افسوسناک مواقع پر دشمن سے بھی اظہار ہمدردی کیا جاتا ہے۔خیر مجھ سے کئی دوستوں نے رابطہ کیا، خیریت پوچھی، اس حادثے کا سبب پوچھا؟ میں نے انہیں تسلی دی۔اب میں مختصر طور پر اس حادثے کا پس منظر بیان کرتا ہوں۔سب سے پہلے تو میں بطور مؤمن و مسلمان یہ کہوں گا کہ قضاء وقدر پر ہمارا ایمان ہے سو ہم ایسی کوئی بات نہیں کریں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔ جہاں تک حجاج کیلئے انتظامات کا سوال ہے تو مجھے متعدد بار یہ توفیق نصیب ہوئی کہ میں مقامات مقدسہ میں حجاج کرام کے شانہ بشانہ مناسک حج بجالاؤں۔

میں ہر سال یہاں کے انتظامات بغور دیکھتا ہوں۔میرا عمیق مشاہدہ ہے کہ جگہ جگہ حجاج کرام کی رہنمائی کیلئے لگے سائن بورڈ، اہم مقامات پر آویزاں بڑی بڑی رہنما سکرینیں، چاک وچوبند فورس اور پولیس کے دستے ہر چند میٹر کے فاصلے پر دفاع مدنی (شہری دفاع) کے دفاتر، تھوڑے تھوڑے فاصلے پر طبی امداد کے مراکز، پانی اور واش رومز کا وافر انتظام، کشادہ داخلی اور خارجی ان گنت راستے، ان راستوں سے نکلتے ایمرجنسی راستے، فضا میں گشت کرتے ہوئے ہیلی کاپٹرز، الغرض ایسا منظم اور مربوط انتظام کہ مجھ سمیت یہاں آنے والا ہر حاجی سعودی حکومت کو اس حسن انتظام پر دعائیں دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اس دردناک واقعہ حجاج کرام کے ایک گروپ کی جانب سے انتظامی معاملات و ہدایات کو پس پشت

ڈالنے کے باعث رونما ہوا۔ یہ گروپ اچانک ہی ون وے پر مخالف سمت سے چڑھ دوڑا جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ یہ گروپ کون تھا، کہاں کا تھا؟ اس پر ابھی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ تاہم عینی شاہدین کے مطابق انہوں نے پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جن پر "الموت لأ مریکا، الموت لاسرائیل" درج تھا۔ یہ لوگ مذہبی نوعیت کے نعرے بھی بلند کر رہے تھے۔ یہ گروہ بڑی تیزی سے مخالف سمت سے آنے والوں پر چڑھ دوڑا۔ اُوپر سے گرمی بھی بہت زیادہ تھی۔ (واضح رہے کہ اس روز منیٰ میں درجہ حرارت 50 سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا تھا) چنانچہ بھگدڑ اور شدید گرمی کی وجہ سے بھی اموات میں اضافہ ہوا۔ انتظامیہ کی طرف سے پیشگی اطلاع بھی تھی کہ گرمی کے باعث بہتر یہی ہوگا کہ حجاج کرام کنکریاں عصر کے بعد ماریں، مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہو۔ اس سانحہ کے فوراً بعد چار ہزار سے زائد امدادی کارکن اور فوجی اہلکار جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ دوسو سے زائد ایمبولینس گاڑیاں موقع پر پہنچ گئی تھیں۔ اگر انتظامیہ بروقت اور بھرپور کردار ادا نہ کرتی تو اس سے کہیں زیادہ جانی نقصان ہو سکتا تھا۔

آخر میں ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ ہر سال حج کے موقع پر لوگوں کی بڑھتی ہوئی بے پناہ تعداد کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر ملک حج سے پہلے اپنے حجاج کرام کی معقول تربیت اور تدریب کا بندوبست کرے اور انہیں مناسک حج سے آگاہ کرے۔ حج کا مقصد جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا و قربت حاصل کرنا ہے وہیں حج کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس عظیم فریضے کی ادائیگی کے ذریعے لوگوں میں اپنے بھائیوں کیلئے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مناسک حج کی تربیت کے وقت لوگوں کو ایثار و قربانی، محبت و ہمدردی اور عفو و درگزر کا بطور خاص درس دیا جائے۔

واللہ! حاجیوں کی تربیت اور ٹریننگ بالکل نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی بھی ہے تو برائے نام جس سے حجاج کو بے پناہ مشکلات پیش آتی ہیں اور پھر یہ مشکلات دوسروں کیلئے تکلیف و آزار کا باعث بنتی ہیں جیسا کہ امسال حج کے موقع پر ہوا۔ یہ بات طے ہے کہ اس حادثہ فاجعہ میں دانستہ شرپسندی کے پہلو کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تاہم اس کے ساتھ یہ کہے بغیر بھی چارہ نہیں کہ حجاج کرام کی عدم تربیت کی وجہ سے زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو شہداء کے درجہ پر فائز کرے۔ زخمیوں کو شفایاب کرے اور باقی حجاج کرام کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ امین!

فضیلۃ الشیخ

عبدالعزیز بن عبداللہ

آل شیخ حفظہ اللہ

خطبہ حج

۱۴۳۶ھ

2015ء

حمد وثناء کے بعد:

مسلمانو! ہم جتنے بھی تعریفی کلمات ادا کریں یا جتنا بھی حمد و شکر کر لیں، ہم بہر حال اللہ کی نعمت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ میرا اشارہ اسلام کی نعمت کی طرف ہے۔ ہم اس نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ نعمت ہمیں بد بختی، مصیبت اور پریشانیوں سے نکال کر کشادہ روشن جگہ میں لے آئی ہے۔ اس کے ذریعے ہمارے سینے کھل گئے ہیں اور دل ٹھنڈے ہو گئے ہیں۔ اس نعمت کے ذریعے ہم کفر و گمراہی سے نکل کر ہدایت، استقامت اور فرمانبرداری میں آ گئے ہیں۔

مسلمانو! اسلام سے قبل عرب ذلت، بد بختی اور سختی کی زندگی گزار رہے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''کیا میں نے آپ کو گمراہ نہ پایا تھا، پھر اللہ نے آپ کو ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں نے آپ کو الگ تھلگ نہ پایا تھا، پھر اللہ نے آپ کو اکٹھا کر دیا؟ کیا میں نے آپ کو تنگدست نہ پایا تھا، پھر اللہ نے آپ کو میرے ذریعے غنی کر دیا؟'' یقیناً ہم ذلیل و رسوا ہو چکے تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت عطا فرمائی۔ ہم انتہائی کمزور تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے قوت عطا فرمائی۔ ہم فقیر تھے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے غنی فرمایا۔ ہم بد بختی اور فتنوں میں گھرے ہوئے تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے گمراہی سے محفوظ فرما دیا۔ ہم گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے متحد فرما دیا۔ ہم پریشانی اور غیر یقینی صورتحال کا شکار تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی۔ اس سے ہمارے دل منور فرمائے، ہمارے دل اس کے ذریعے کشادہ فرما دیئے۔

اے مسلمانو! اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام ہماری زندگی کا سر چشمہ اور خوش بختی کا راز ہے۔ ہماری بیماریوں کی شفا ہے، صراط مستقیم کیلئے رہبر و راہنما ہے، ہمارے معاملات زندگی سنوارنے والا دین ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: ''اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے: کہ میری نماز، میری تمام عبادتیں، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے

اطاعت کیلئے سر جھکانے والا میں خود ہوں۔''

دین اسلام ہی دین حق ہے۔ اس کے سوا کوئی دین حق پر نہیں۔ اسی دین کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے۔ جان رکھو کہ اللہ کے ہاں قابل قبول دین صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اس دین اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد رہے گا۔'' دین اسلام ہی حقیقی دین اور تمام ادیان میں بہترین دین ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم وہ امت ہیں جو آخر میں آئے ہیں اور قیامت کے روز سب سے آگے بڑھ جائیں گے۔''

اے امت اسلام! ہم روز قیامت سبقت لے جانے والی امت ہیں۔ اے امت اسلام! اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو بہت فضیلت وشرف سے نوازا ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو اسلام اور ایمان کے نزول کے شرف سے مشرف کیا گیا ہے۔ اسے ربانی پیغام اور الٰہی ہدایت کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہی مقامات پر قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ قرآن جو امت کی زندگی میں شریعت کی حیثیت رکھتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے، ''باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ کتاب ہے۔''

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کے متعدد فضائل ومناقب ہیں۔ مکہ مکرمہ کے فضائل میں سے کچھ یہ ہیں: پہلا یہ کہ اس میں اللہ کا گھر ہے جو اللہ کی عبادت کے لئے قائم کیا گیا۔ ''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کیلئے تعمیر ہوئی ہے وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر وبرکت دی گئی اور تمام جہان والوں کیلئے مرکز ہدایت بنایا گیا۔'' [آل عمران:69]

دوسرا یہ کہ یہ حرمت والا شہر ہے جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن یافتہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم نے ایک پر امن حرم کو ان کیلئے جائے قیام بنا دیا جس کی طرف ہر طرح کے ثمرات کھینچے چلے آتے ہیں، ہماری طرف سے رزق کے طور پر۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' [القصص:75] اس کے فضائل ومناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس میں ادا کی ہوئی نماز کا اجر وثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس میں پڑھی ہوئی ایک نماز دیگر مساجد میں پڑھی گئی ایک لاکھ نمازوں سے بہتر اور افضل ہے۔ یہ بھی کہ یہ ام القریٰ ہے۔ یعنی تمام بستیوں کی بنیاد ہے اور تمام بستیاں اس کے تابع ہیں۔

یہ بھی کہ یہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ مشرق و مغرب کے سارے لوگ اسی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ''اب جہاں کہیں تم ہو، اُسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔'' اس کے فضائل و مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ دل اس کی طرف لپکتے ہیں۔ ''ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کیلئے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا۔'' [البقرۃ: 441] اس کی یہ بھی خاصیت ہے کہ یہ اللہ کی محبوب ترین بستی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے وقت فرمایا تھا: ''مجھے بخوبی علم ہے کہ ساری دنیا میں تو اللہ کی محبوب بستی ہے اللہ کے نزدیک نہایت معزز ہے اور اگر اہل مکہ مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں کبھی نہ نکلتا۔'' اس کے خصائص میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حج کے فریضے کے لیے چن لیا ہے۔ ادائے حج کیلئے لوگ دنیا کے کونے کونے سے ادھر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور لوگوں کو حج کیلئے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار چلے آئیں۔'' [الحج: 72]

لہٰذا وہ اپنا دنیاوی لباس اتار کر سادہ لباس میں ملبوس برہنہ سر، نہایت عجز و انکساری کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب وہ اس مقصد کیلئے حاضر ہوتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''جس شخص نے حج کیا اور اس نے شہوت کی باتیں نہ کیں اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح وہ اس دن پاک تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنا تھا اور ایسے حج کی جزاء صرف جنت ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''پے در پے حج اور عمرہ کرو کیونکہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہے۔''

دنیا کی کسی جگہ کی اتنی کثرت سے زیارت نہیں کی جاتی جتنی اس حرم کی کی جاتی ہے۔ دنیا کے کسی پتھر کو اتنا نہیں چوما جاتا جتنا حجر اسود کو چوما جاتا ہے۔ اسی طرح رکن یمانی پر ہاتھ لگانا شریعت کا حصہ قرار پایا ہے تو لوگوں کی کثیر تعداد اتباع رسول ﷺ میں اسے چھوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی قسم قرآن کریم میں کھائی ہے، فرمایا: ''میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔'' اسی طرح فرمایا: ''قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی اور اس پر امن شہر (مکہ) کی۔''

اے مسلمانو! اس حرم کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں گناہ کرنے والے کو سزا دیتا ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ''اس (مسجد حرام) میں جو بھی راستے

سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' [الحج:52] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمیں مدینہ کی ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی تو نے مکہ مکرمہ کی محبت عطا کی ہے یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا کر دے۔'' اس کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال سے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی ہے۔ اس کی نمازوں کا اجر اللہ تعالیٰ نے کئی گنا کر دیا ہے۔ مدینہ منورہ ایمان کی جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔''

مسلمانو! چونکہ سعودی عرب کی حکومت حرمین شریفین کی خدمت بڑے اہتمام سے کرتی ہے اور اپنا فرض بہترین انداز میں نبھاتی ہے اور ان کی خدمت کا حق ادا کرتی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی بہت سے فضائل و مناقب سے نوازا ہے۔ اس کے خصائص میں سے ایک یہ ہے کہ یہ درست عقیدے پر قائم کی گئی مملکت ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر قائم ہے۔ اس کی بنیاد دو اماموں (محمد بن عبدالوہابؒ اور محمد بن سعودؒ) کی ملاقات سے پڑی تھی جس کی غرض توحید کا قیام، دعوت الی اللہ کا فروغ، شرک و بدعات سے دُوری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعوت کو دنیا میں بہت قبولیت عطا فرمائی۔ آج اس دعوت کے متعلق بہت سے جھوٹ منسوب کیے جاتے ہیں حالانکہ یہ تمام تہمتوں سے بری ہے۔ نہ یہ تکفیر کی قائل ہے اور نہ دوسروں کو گمراہ کہنے کی۔ بلکہ جو ان کی دعوت پر غور کرتا ہے وہ اسے خالص دین کی دعوت پاتا ہے جو اللہ کیلئے اور اللہ کی راہ سے رکاوٹیں ہٹانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس کی بنیاد رکھنے والوں اور اسے قائم رکھنے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے)۔

مسلمانو! اسی طرح اس ملک کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس نے بھلائی پھیلانے اور بُرائی سے روکنے کا فرض نبھایا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا ہے کہ ''تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔'' اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اس ملک نے جرائم کی روک تھام میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور بھلائی کو فروغ دینے کا اہتمام کیا ہے۔

مسلمانو! اس ملک کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ اسلامی نظام قائم کرتا ہے اور عربوں کے عمدہ اخلاق پر بھی قائم ہے۔ اس کے تمام ادارے اور سارے فیصلے اسلامی شریعت کے مطابق کیے جاتے ہیں۔ اس نے اسلام کے نظام اور اسلام کا اخلاق اپنایا ہے کیونکہ یہ اسلام کے نام پر قائم ہے۔

اس ملک کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ مسلمانوں کا مرکز ومحور ہے۔ مسلمان اپنے مسائل حل کرنے کیلئے اسی کا رخ کرتے اور یہاں اپنے مسائل کا حل پاتے ہیں جب وہ کسی مشکل وقت سے گزر رہے ہوتے ہیں اور مشکلات ومصائب انہیں آلیتے ہیں تو وہ اسی کی جانب دیکھتے ہیں اور یہاں رحم دل لوگ اور عطا کرنے والے ہاتھ موجود پاتے ہیں۔ ایسے بھائی پاتے ہیں جوان کے مسائل حل کرنے کیلئے مستعد ہوتے ہیں۔ اس ملک کے لوگ ان کی مدد کرتے ہیں اور یہ اللہ کا فضل ہے جس پر ہم اللہ کی بے حد تعریف کرتے ہیں۔

مسلمانو! اس ملک کی ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ امت کو درپیش ہر مسئلہ میں امت کا ساتھ دیتا ہے اور امت کے افراد کو نقصان پہنچانے والوں اور ان میں قتل وغارت گری کرنے والوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ آج اہل یمن کے شانہ بشانہ کھڑا ہو چکا ہے۔ جب دشمنوں نے یمن کو گھیر لیا اور وہ اس پر بدترین حملے کرنے لگے تو یہ ملک یمن کی بدحالی کے پیش نظر پوری طاقت جمع کرتے ہوئے اس کی نصرت اور مدد کیلئے دوڑ پڑا، تاکہ ظالموں سے بدلہ لیا جاسکے اور حد سے گزر جانے والوں کو سبق سکھانے کے اقدامات کیے جاسکیں۔

مسلمانو! دشمنان اسلام اس ملک کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور اس کے بے پناہ مسائل میں گھر جانے کے منتظر ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسے تباہ کر ڈالیں، اور اس کی بنیاد ختم کر دیں۔ ان دشمنوں میں سے کچھ تو کافر ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اور کچھ ایسے خفیہ دشمن ہیں جو اسلام کے خلاف چالیں چلتے ہیں اور گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ دھوکہ دہی کی خاطر یہ دشمن اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں دوسروں کی نظروں میں دھول جھونکنے کیلئے یہ دشمن امت کے انداز بھی اختیار کیے ہوئے ہیں تاکہ وہ معصوم عوام کو فریب دے کر تباہ کر ڈالیں۔ ان کی یہ چالیں بھی دراصل دین اسلام کی سچائی کی دلیل ہیں۔ ان کی مذموم منصوبہ بندیاں اور بدترین اقدامات جو ہمیں آئے روز نظر آتے ہیں یہ سب اس کی گواہی ہیں کہ یہ لوگ امت کے خیر خواہ نہیں، بلکہ اس کی وحدت توڑنا چاہتے ہیں، فیصلوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور اس کے عقیدہ کو گمراہی میں بدلنا چاہتے ہیں۔

اے مسلمانو! حوثی کا گروہ مجرم، ظالم اور بدترین گروہ ہے جو ناپاک خیالات کا حامل ہے۔ نعوذ باللہ...... ان خیالات میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا اور انہیں کافر قرار دینا تو بغیر کسی شک وشبہ کے ایک قبیح عمل ہے۔ یہ لوگ خاص طور پر شیخین یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے منبروں پر گالیاں دیتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ یہ ان کے میڈیا پر واضح طور پر موجود ہے، ان کے خطبوں میں سنا جا

سکتا ہے اور ان کے معاشروں میں واضح طور پر نظر آتا ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں انہیں بُرا بھلا کہتے ہیں اور وہ کچھ کہتے ہیں جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا اور قرآن کریم کی تردید کرتے ہوئے انہیں گناہگار ٹھہرایا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سات آسمانوں کے اُوپر سے بری قرار دیا ہے۔

اس ناپاک جماعت کو پہچان لیجئے! جان لیجئے کہ یہ ایک مکروہ گروہ ہے جو اسلامی عقیدے سے منحرف ہو چکا ہے اور اسلامی اخلاق سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ یہ گروہ دشمنانِ اسلام کی مدد کرتا ہے، مسلمان ممالک تک رسائی ان کیلئے ممکن بناتا ہے۔ یہ اسلامی دنیا میں افراتفری برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ غیر مسلموں کی حمایت حاصل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا جائے تا کہ دشمن ان کے ذخائر و وسائل استعمال کرتے ہوئے ہمسایہ ممالک کو للکاریں۔ ان امور کے پیش نظر اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اخلاص اور سچائی کے ساتھ سعودی حکومت نے مؤثر اقدام کیا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا کہ ”تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔“

اے مسلمانو! اسلام نے انسان کو بہترین زندگی عطا فرمائی اور اسے تکریم بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جان و مال کو محترم قرار دیا ہے اور معصوم جانوں پر ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا ہے، چاہے وہ ذمی لوگوں کی جانیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس شخص نے کسی ذمی یعنی آئین کے تحت بسنے والی اقلیتوں میں سے کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔“

اسلام نے غیر مسلموں کے ذمہ کی حفاظت کی ہے۔ اسلام نے مسلمان کو اسلحے سے ڈرانے اور اس کی طرف اسلحے سے اشارہ کرنے سے منع کیا ہے۔ مسلمان کو اسلحہ کے ذریعے ڈرانے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو برہنہ تلوار ایک دوسرے کو لینے دینے سے منع کیا ہے اور مسلمان کو منع کیا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی طرف تلوار سے اشارہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اس کے ہاتھ کو چلا دے اور وہ جہنم رسید ہو جائے۔

امت اسلام! دینِ اسلام عمل اور ایمان کا دین ہے۔ عقیدے اور سلوک کا مذہب ہے۔ اسلام قول

اور عمل کا نام ہے۔قرآن مجید میں جہاں جہاں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر اعمال صالحہ کا تذکرہ ہوا وہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان اکیلا کافی نہیں بلکہ اعمال اور ایمان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ اعمال صالحہ قوتِ ایمان کی دلیل ہیں اور یہ اعمال قوی ایمان ہی کی بدولت ہیں۔ اے مسلمانو! اے مسلمان قائدین! اللہ سے ڈر جاؤ، اپنی رعایا کے معاملات میں اللہ سے ڈرو، خوب جان لو کہ یہ امانت ہے، یہ ذمہ داری عدل وانصاف سے پوری کرو، عوام کی حاجات وضروریات ان کے دروازوں تک پہنچاؤ، مثلاً تعلیم، صحت اور روزگار وغیرہ۔ اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنی رعایا کو امن فراہم کرو، ان سے نرمی اور محبت سے پیش آؤ سختی اور تشدد سے باز رہو۔ ارشادِ نبوی ہے: ''اے اللہ! جو شخص میری امت کے معاملات کا نگران بنے اور ان سے نرمی سے پیش آئے تو اس پر نرمی فرما اور جو شخص میری امت کے معاملات کا والی بنا اور اس نے ان پر سختی کی تو تُو بھی اس پر سختی کر دے۔''

اے مسلمانو! اے مسلم حکمرانو! اللہ سے ڈر جاؤ اور جانو کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جماعت آپ کے حوالے کی ہے۔ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! جان رکھو کہ یہ حکمرانی بھی امانت ہے۔ اس امانت کو احسن انداز میں ادا کرو۔ عدل قائم کرو اور انصاف کا دامن کبھی مت چھوڑو۔ گھر، مکان، تعلیم، نوکری اور علاج کے حقوق اپنی رعایا کو دو۔ اللہ سے ڈرو اور اپنی رعایا کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرو۔ شدت اور سختی سے باز رہو۔ حدیث نبوی میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت میں سے جس کو حکمرانی نصیب ہو پھر وہ امت کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرے، تو اے اللہ! تو بھی اس کے ساتھ نرمی والا معاملہ فرما! اور جو اُن پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔''

اے مسلمانو! اے مسلم حکمرانو! اپنے معاملے میں اللہ سے ڈرو! جان رکھو کہ ظلم کی سزا بہت سخت ہے۔ دنیا کے دن بھی آتے جاتے ہیں۔ ایک آپ کا ہوتا ہے تو کئی دوسروں کے۔ حالات گردش میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں۔'' اور حدیث نبوی ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے اور جب اسے پکڑتا ہے تو وہ بچ نہیں سکتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔'' [ھود:201]

امتِ اسلام! مسلمان داعیان وعلماء! اللہ تعالیٰ نے تمہارے سینوں کو شرعی علم سے منور کیا ہے تم اس علم کو نشر کرو۔ لوگوں کو علم سکھاؤ اور انہیں جہالت سے محفوظ رکھو! حق کی طرف ان کی رہنمائی کرو۔ حق کو بلند آواز میں بولو۔ قرآن وسنت کی دعوت کی آواز بلند کرو۔ حق کا ساتھ دو۔ حق جہاں کہیں بھی ہو جہاں کہیں پایا جائے حق کے ساتھی بنو۔ امت اسلام کی اصلاح کرو اور ان کی صفوں میں اتحاد پیدا کرو۔ ان کے اختلافات کا حل نکالو۔

امتِ اسلام! اے داعیانِ اسلام! امت کو دشمنوں کی چالوں سے محفوظ رکھو، جو اقتصادی، عسکری، علمی اور ثقافتی طور پر مسلمانوں کو گھیر رہی ہیں۔ دشمنانِ اسلام سے بچو، صحیح اسلامی عقیدے کی بنیاد پر متحد ہو جاؤ اور اسی کو دین الٰہی کی نشر واشاعت اور تبلیغ کی بنیاد بناؤ۔

اے مسلمانو! اے مسلم نوجوانو! اللہ سے ڈر جاؤ، تم امت کی ریڑھ کی ہڈی اور امت کی اصل قوت ہو۔ تم اللہ سے اپنے بارے میں ڈرو۔ امت کے مقام ومرتبے کی حفاظت کرو۔ امت کے وسائل کی حفاظت کرو۔ اس طرح حفاظت کرو جس طرح حفاظت کرنے کا حق ہے۔ دشمنانِ اسلام کے مکر وفریب سے بچو۔ اپنی عقلوں سے کام لو اور ہر کسی کے پیچھے مت بھاگو جو مشکوک نعرے لیے آپ کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اقوال ان کے اعمال کے مخالف ہیں۔ بے گناہوں کو قتل کرنا، اموال لوٹنا، عورتوں کو بیوہ بنانا اور عزتوں کو پامال کرنا، گمراہ کن اور ظالمانہ کارروائیاں ہیں۔ یہ ایک گمراہ گروہ ہے جس میں کوئی خیر نہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ان کے اعمال اور ان کے خیالات سے بری ہے۔

اے نوجوان مسلم! خبردار ان کے ہاتھوں میں کھلونا مت بنو، اپنے ملک کی بربادی میں شریک مت بنو۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو۔ ان سے الگ مت ہو جاؤ، اپنے بھائیوں کے ساتھ زندگی گزارو۔ اپنے وطنوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ اللہ سے ڈرو اور اپنے ماتحتوں کے معاملے میں بھی اللہ سے ڈرو! اپنے وطنوں سے شر اور مشکلات دُور کرنے کرنے میں ہاتھ بٹاؤ۔

امت اسلام! اے داعیانِ اسلام! صحیح اسلامی عقیدے کی نشر واشاعت کرو، صحیح اور ذیشان اسلامی عقیدے کو پھیلاؤ، اچھے اخلاق کو پھیلاؤ، اللہ کے دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرو، خیر خواہی اور بصیرت کے ساتھ دین کی دعوت دو۔ امت اسلام کو ان کا وہ دین بیان کرو، جو پوری انسانیت کا دین ہے۔ یہ

کسی نسل یا کسی جگہ تک محدود نہیں بلکہ یہ تو ایک ہمیشہ رہنے والا پیغام ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔''

اسی طرح فرمایا: ''لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟'' [الانبیاء:10] اسی طرح فرمایا: ''اور (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔'' [سباء:82]

''درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔'' [الحجرات:31] لوگوں کو بتایئے کہ دین اسلام عدل وانصاف پر مبنی دین ہے، رحمت ودرگزر کا دین ہے۔ رحم دلی اور کشادگی کا دین ہے۔ یہ دین مال جان اور آبرو کی حفاظت کرتا ہے۔ اس دین میں بڑے پر رحم اور چھوٹے سے پیار کیا جاتا ہے۔ مظلوم کی مدد کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا حق اسے مل نہ جائے۔ یہ دین لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے کر آتا ہے۔ بندوں کی غلامی سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت کی طرف لے جاتا ہے۔

اے اہل قلم! اپنے قلم کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کرو، اس کے خلاف لکھنے یا اس کی مخالفت کرنے سے بچو، اسلام کے حسین اصول بیان کرو اور اس پر حملے کرنے والوں کا مقابلہ کرو، ٹھیک عقیدہ بیان کرو۔

اے امت اسلام! اے اہل فکر ودانش! اپنی آراء اور تجویزات اصلاح کی بنیاد پر پیش کرو۔ اسلامی ریاست کی حفاظت کرو اور اس کی بنیادیں ٹھیک رکھنے کی کوشش کرو۔

اے میڈیا کے لوگو! میڈیا کو اسلام کی خدمت کیلئے استعمال کرو، اس کے مسائل حل کرنے میں اپنا کردار ادا کرو۔ اسلام کا دفاع کرو۔ گمراہ اور پریشان کن افکار نشر کرنے سے بچو۔ اغیار کے ایجنڈوں کے مطابق چلنے سے بچو۔ اسلام مخالف تحریکوں سے بچو۔ میڈیا کو امت کے اتحاد کا ذریعہ بناؤ۔ اس کی صفیں مضبوط کرنے میں استعمال کرو۔ اس کے اِفراد میں پیار اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ سچائی سے کام لو اور اللہ کی طرف بلانے کا ذریعہ بناؤ۔ مجرمانہ افکار سے بچو اور مسلمانوں کو الگ الگ کرنے سے بچو۔

میڈیا کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے معاملے میں اللہ سے ڈریں اور اپنے رویے پر نظر ثانی کریں۔ متحد ہو جائیں تاکہ وہ اسلام کو درپیش تمام چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔